منکر کو معروف بنادیا اس نے طاغوت یعنی شیطان کی پیروی کی اور ایمان صرف اللہ پر ایمان لانے اور طاغوت سے کفر کرنے سے ہی پورا ہوتا ہے۔

پس ان لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے آپ میں غور وفکر کریں اور اپنے کام میں سمجھ بوجھ سے کام لیں اور اپنے اصلی اور منتہائے امر کو سمجھیں کیونکہ انکا اصل یہ ہے کہ وہ نہیں تھے اور انکے کام کی انتہا (فنا) ختم ہونا ہے اسی لیے تو اللہ تعالی نے فرمایا، (هل اتی علی الانسان حين من الدهر لم يكن شيئاً مذكوراً) ایک اور جگہ فرمایا (كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذوالجلال والاكرام) (الرحمن، ۲۶۔۲۷) ایک اور مقام پر آیا ہے۔

(كل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجوركم يوم القيامة) (آل عمران، ۱۸۵) یعنی ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور قیامت کے روز تم پورے پورے اجر دے جاؤ گے۔

پس ان پر لازم ہے کہ پہلے تو ادنی سا غور کریں اگر انھیں فائدہ نہ ہو تو وہ اس امر میں گہرائی سے سوچیں حالانکہ وہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ آرہے ہیں جارہے ہیں ایک پیدا ہورہا ہے اور ایک مر رہا ہے یہ بیمار ہے اور دوسرا صحت یاب ہورہا ہے کسی کو مال کا دکھ ہے اور کسی کو اولاد کا، کسی کو دیا جارہا ہے اور کسی کو نہیں۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس دنیا میں کسی کو بھی باقی نہیں رہنا پس انھیں چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کی طرف رجوع کریں معروف کا اعتراف کریں اور برائی کو برائی سمجھیں تو جو اللہ سے معافی مانگتا ہے اللہ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔

سوال:- اللہ اور اس کے رسول کے اوامر پر عمل کرنیوالے کے ساتھ مذاق کرنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب:- اللہ اور اس کے رسول کے اوامر پر عمل کرنے والوں کے ساتھ مذاق کرنا حرام ہے اور بہت خطرناک عمل ہے مذاق کرنیوالا انکے ساتھ صرف اس وجہ سے مذاق کرتا ہے کیونکہ انکی دین پر استقامت ہوتی ہے تو ان کا یہ مذاق صرف انہی سے نہیں ہوتا بلکہ اس طریقہ کو مذاق کرنا ہوتا ہے جس پر وہ قائم ہیں اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا

ولئن سالتهم ليقولن انما نخوض ونلعب قل ابالله وآياته ورسوله كنتم تستهزءون . لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم (التوبہ، ۶۵۔۶۶)

ترجمہ۔ اور اگر آپؐ ان سے سوال کریں تو ضرور یہی کہیں گے کہ ہم تو غور وفکر اور کھیل رہے تھے۔ کہہ دیجئے کیا تم اللہ اور اسکی آیات اور اسکے رسول کے ساتھ مذاق کرتے ہو؟ تم عذر نہ پیش کرو تحقیق تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا ہے۔